دہلی اردو اخبار

جلد 4 — نمبر 250

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیش گی دے تو دس روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

5 دسمبر 1841 یوم یک شنبہ

[ص 1 کالم 1]

اشتہار

سرکلر صدر بورڈ نمبر تین ترجمہ کیا ہوا مرزا حسین بیگ عرف ماسٹر حسینی اردو ٹیچر کالج دہلی کا اس چھاپہ خانہ میں بہت صحت سے کاغذ کشمیری پر چھاپہ ہوتا ہے قریب یہ اختتام پہنچا ہے جس کسی کو خریدنا ہو اس چھاپہ خانہ کے مہتمم پاس قیمت مرقومۃ الذیل بھیج کر منگا لیں انشاء اللہ دو چار روز میں تمام و کمال تیار ہو جاوے گا بالفعل قیمت 3 روپے۔

احکام

صاحبانِ صدر دیوانی عدالت نے شاماچرن بانرجی بیلپور کے منصف کو ضلع بریلی سے بدل کر قادر بخش متوفی کی جگہمیر ٹھ میں منصف مقرر کیا۔ ڈاکٹر ایچ فاکز صاحب ممالک مغربی کے سرکاری باغوں کا مہتمم مقرر ہوا۔ ایلفرڈ پیٹر کری صاحب ریلف جان ٹیلر صاحب کے ایام رخصت میں یا جب تک کوئی اور حکم صادر نہ ہو مرزا پور کے جج کا کام کرنے کے لیے مقرر ہوا۔ روبرٹ بزوک مارگن صاحب میر پور کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرنے کے لیے مقرر ہوا۔ جارج بیلنٹ صاحب علی گڑھ کے ایکٹنگ مجسٹریٹ اور کلکٹر کو پہلی تاریخ ماہِ آیندہ سے ایک مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔ فریڈرک بیب کنبس صاحب مقام حصار کی خدماتِ ماموره کو طامسن ہنری سمسن صاحب کے تفویض کر کے اِڈورڈ طامس کالون صاحب کی ایام غیر حاضری میں جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر دہلی کے ہوئے۔ مائیکل پیکنہیم اجورتھ صاحب سہارنپور کے جوائنٹ مجسٹریٹ ڈپٹی کلکٹر اور مہتمم بندوبست کو ماہِ آئندہ کی پہلی تاریخ کو بمبئی جانے کے لیے دو مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔ اڈورڈ تھارنٹن صاحب مظفر نگر کے ایکٹنگ مجسٹریٹ اور کلکٹر کو ولایت جانے کی تیاری کرنے کے لیے چھٹی تاریخ سے دو مہینے کی رخصت ہوئی۔ ای اے ریڈ صاحب گورکھ پور کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کو ماہِ جنوری 1842 کی پہلی سے 21 تاریخ تک رخصت عنایت ہوئی۔ جے ایچ واکر صاحب قانون نویں 1833 کی رو سے گوڑگانوہ میں ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوا۔ ڈبلیو منکسن صاحب مقام الہ آباد کی صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے جج کو تین مہینے کی رخصت عنایت ہوئی واسطے تیاری کرنے روانگی کلکتہ کے۔ ایچ ایچ طامس صاحب مقام الہ آباد کی صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے جج کا کام کرنے کے لیے بحال و

برقرار رہا۔ ٹی پی اوڈ کاک صاحب ایم جے ٹیرنی صاحب کی رخصت میں یا تا صدورِ حکم ثانی علی گڑھ کے سول اور سیشن جج کا کام کرنے کے لیے مقرر ہوا۔ ڈبلیو اڑ کناوی صاحب تا صدور حکم ثانی فتح پور کے سول اور سیشن جج کا کام کرنے کو مقرر رہوا۔ سی سی جیکسن صاحب تا صدور حکم ثانی فتح پور کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرنے کے لیے مقرر ہوا۔ مسٹر ایف اور ویلس صاحب ممالک مغربی کے اکاؤنٹنٹ جنرل کو جو رخصت 7 تاریخ کے حکم نامہ کے [ص 1 کالم 2] رو سے عنایت ہوئی تھی اس پر بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے ۱۵ / ماہ نومبر تک اور بھی مرحمت ہوئی۔

کتب قوانین زبان اردو میں

انگریزی معتبر کتابوں سے ترجمہ کی ہوئیں ہندوستانی مدرسین مدرسہ دہلی کی اور بہت احتیاط سے درست کی گئیں۔

	قیمت واسطے خریداروں کے جو پیش از تیار ہونے کے خریدیں	جو بعد تیار ہونے کے خریدیں ہے
مکناٹن صاحب کے	3 روپے	4 روپے
اصول دھرم شاستر		
ایضاً ایضاً آئین محمدی ہے	3 روپے	4 روپے
اردو ترجمہ سراجی کا سید محمد کا کیا ہوا ہے	3 روپے	4 روپے
اسکپ وڈ صاحب کا اسسٹنٹ مجسٹریٹ گائڈ	4 روپے	5 روپے
پرنسپ صاحب کا خلاصہ قوانینِ دیوانی مع ان قوانین		
دیوانی کے جو حال میں جاری ہوئے ہیں جولائی 1841 تک	7 روپے	9 روپے

جس شخص کو خریدنا ان کتابوں کا مرکوز ہے پنڈت رام کشن کو جو مدرسہ دہلیمیں ہیں لکھ بھیجے

کابل

صاحب آگرہ اخبارِ انگریزی از روئے ایک چٹھی مقام فیروز پور کے تمام حال کو بلوۂ افغانستان کے جو کہ ہفتہ گزشتہ میں لکھا گیا تھا ثابت کرتا ہے اور جو کچھ زیادہ لکھتا ہے وہ بھی واسطے ملاحظہ ناظرین اخبار کے مندرج ہوتا ہے۔

جنرل سیل صاحب نے مسٹر کلارک صاحب پولیٹی ایجنٹ لدھیانہ کو لکھا ہے کہ اگر فوراً کچھ سپاہ واسطے مدد کے نہ بھیجو گے تو میں ہتھیار رکھول بیٹھوں گا۔ جلال آباد میں ان کو جس قدر کھانا ملتا تھا اب اس سے چوتھائی ملتا ہے تمام ملک دشمن ہوگیا ہے اور درمیان کابل اور جلال آباد کے آمد و رفت اور خط و کتابت بند ہے کابل میں آٹھ یا دس افسر انگریزی مارے گئے ہیں سرکشوں نے ایک کو فرزندان عظیم شاہ میں سے بادشاہ مقرر کیا تھا اور اکثر لوگ شاہ شجاع الملک کے خاندان میں سے بھی اس کے شامل ہوگئے ہیں سب کی رائے یہ معلوم ہوتی ہے کہ شاہِ ممدوح بھی اس فتنہ انگیزی

میں شریک تھے اس امید سے کہ گورنمنٹ کی متابعت سے آزاد ہو جاویں۔ ایک صاحب کرنال میں سے اطلاع دیتے ہیں کہ 19 رجمنٹ پیادگان ہندوستانی 29 تاریخ نومبر کو اور تیسری رجمنٹ بفس کی 30 تاریخ کوچ کرنے کو ہے واسطے فیروز پور کے بموجب درخواست مسٹر کلارک صاحب بہادر کے جنھوں نے کہ دو برگٹ طلب کئے ہیں اور اغلب ہے کہ آگرہ اور مہر ہنہ سے بھی کچھ سپاہ متحرک ہوگی۔ مسٹر کلارک صاحب کی ایک چٹھی بنام لفٹنٹ گورنر بہادر آگرہ میں آئی 27 تاریخ کو چنانچہ چٹھی مذکور کیمپ صحاب ممدوح میں بھیجی گئی جو کہ درمیان کول اور متھرا کے ہیں۔ آمدو رفت اور [ص 2 کالم 1] خط کتابت کابل سے قندھار تک مسدود ہے کیونکہ پہلی تاریخ کی چٹھیاں وہاں کی آئی ہیں ان سے معلوم ہوا کہ اس تاریخ تک وہاں خبر بلوہ افغانوں کی نہیں پہنچی تھی اور مقام درہ بولان کی چٹھیاں بھی 22 تاریخ اکتوبر تک کی پہنچی ہیں بعد اس کے کوئی چٹھی نہیں پہنچی۔ قندھار میں اکرم خان کو مارڈالا۔ صاحب اخبار لکھتا ہے کہ اس وقت میں موقع ظاہر کرنے ایسی سختی کا نہ تھا۔ ایک اور چٹھی سے فیروز پور کی یوں ظاہر ہوتا ہے کہ چٹھیاں مکناٹن صاحب کی کابل سے جنرل سیل اور لفٹنٹ میکسن کونویں تاریخ تک کی آئی ہیں وہ لکھتے ہیں کہ فتنہ مذکور دوسری تاریخ شروع ہوا اور نویں تاریخ تک فرونہیں ہوا برگیڈیر شلٹن صاحب معہ ایک کمپنی چوالیس رجمنٹ کے اور دو رجمنوں پیاد گان ہندوستانی اور ایک رجمنٹ شاہ کے بالا حصار میں تھے اور باقی سپاہ مع صاحب سفیر انگریزی کے کیمپ میں تھے۔ سرکشوں کا کابل پر قبضہ ہو گیا ہے فہرست ان لوگوں کی جو کہ مارے گئے ہیں یہ ہے سرالکو ینڈر برنس صاحب اور ان کا بھائی کپتان سوین صاحب وینس صاحب اور ریان صاحب رجمنٹ 44 ملکہ کے مول صاحب اور ویلر صاحب سیلسبری صاحب اور بروڈفٹ صاحب شاہ کے ملازم گورڈن صاحب اور روبرٹ سن صاحب رجمنٹ 47 پیادگان ہندوستانی کے۔ جنرل سیل صاحب بہت جلد مدد مانگتے ہیں صاحب موصوف صرف چھ روز کا سرانجام خوراک کا رکھتے تھے وہ بھی اس طرح کہ چوتھائی خوراک دیویں اور تمام ولایت مستعد اور مسلح ہے علی مسجد پر بھی خیبریوں [نے] حملہ کیا ہے اور ڈاکیں لوٹ لی ہیں ایک اور اخبار سے حال ماری جانے ربیٹری صاحب کا بھی معلوم ہوتا ہے اور لفٹنٹ مسٹرٹ صاحب انجینئر کے نے بھی زخم شدید کھائے ہیں یہ صاحب بھی لکھتے ہیں کہ جنرل سیل صاحب جلال آباد میں ہی ہیں اور سامان جنگ اور رسد کا ان کے پاس نہیں رہا لیکن کچھ سامان لڑائی کا ان کے پاس جنرل ادیطویلہ صاحب ملازم سرکار لاہور نے بھیجا ہے لیکن یہ معلوم نہیں ہوتا کہ فوج سکھ بھی بھیجی گئی ہے یا نہیں کس لیے کہ تمام خیبری بھی مستعد پرخاش ہیں۔ رجمنٹ بفس اور رجمنٹ 19 پیادگان ہندوستانی حتی الامکان بہت جلد کوچ کرتی جاوے گی اور نویں رجمنٹ پیادوں ملکہ کی اور ایک رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی میرٹھ سے بھی کوچ کرے گی۔ ایک اور اخبار سے بھی حال مرقومہ بالا ثابت ہوتا ہے سوائے مارے جانے انسائن روبنس صاحب رجمنٹ 37 پیادگان ہندوستانی کے کیونکہ اس رجمنٹ میں کوئی صاحب اس نام کے نہیں ہیں اور سوائے حال قتل روبرٹ سن صاحب کے جو کہ رجمنٹ 33 کے ساتھ ہیں میرٹھ میں مگر یہ غلطی ناموں میں پڑگئی ہوگی کیونکہ اب بھی سنا جاتا ہے کہ دو افسر رجمنٹ 37 میں سے کام

آئے ہیں رجمنٹوں ساٹھویں اور چونسٹھویں پیادگان ہندوستانی اور کچھ سواروں ہندوستانی کے آگے سامان جنگ اور رسد بھی بھیجی گئی ہے۔ جنرل سیل صاحب کو عنقریب رسد پہنچ جاوے گی اور مورچہ بندی کیا ہوا کمپو جس میں کہ شاہ شجاع الملک اور سر ولیم مکناٹن صاحب نے پناہ لی ہے اس میں سامان جنگ اور خوراک کا باافراط ہے چار مہینے تک کا۔ سوان کو چنداں خوف نہیں ہے۔ الغرض طرح طرح کی متوحش افواہیں سنی جاتی ہیں ایک یہ ہے کہ کپتان روڈبرن صاحب درمیان غزنین اور کابل کے ڈیڑھ سو آدمیوں سے مارے گئے اور [ص 2 کالم 2] دو صاحب اور بھی ایک روز پیشتر بلوہٗ مقام کابل کے نکلے تھے اور پانچ سو سپاہی بھی ان کے ہمراہ تھے سو اگرچہ غلزیوں نے افسران مذکورین کے قتل کرنے میں بہت کوشش کی اور کچھ روپیہ بھی سپاہِ انگریزی کو اس لیے دینا کیا لیکن افسرانِ مذکورین بہ باعث دیانت اور شجاعت اپنے سپاہیوں کے بچ گئے مگر ان میں سے پانچ سپاہی مارے گئے اور اگرچہ یہ لوگ چودہ روز تک مقام تزین میں روکے گئے لیکن آخرکار بائیس گھنٹہ کے کوچ پیائی نے انھیں تعاقب سے دشمنوں کے آزاد کروایا۔

کاروانِ سرکاری نے بھی 18 تاریخ ماہِ حال کو فیروزپور سے مع آٹھ لاکھ روپے اور سامانِ جنگ اور رسد وغیرہ کے ستلج سے عبور کیا ہے اور رجمنٹ 42 ہندوستانی نے بھی مع رجمنٹ تیسویں کے دریائے مذکور سے عبور کیا۔ واضح ہوتا ہے کہ کوہستانی جو کہ پہلے قزلباشوں کے شریک نہیں ہوئے تھے آخرکار وہ بھی شامل ہو گئے۔

ایک اور خبر تازہ یہاں پہنچی ہے اور غالباً سچ ہے کہ ۱۱ تاریخ نومبر کو ایک جنگ سخت درمیان سپاہِ انگریزی اور افغانوں کے ہوئی جس میں کہ سپاہِ انگریزی فتح مند ہوئی ہے اور ان سے وہ دونوں توپیں پھر چھین لیں جو کہ انھوں نے پہلی لڑائی میں لے لی تھیں۔ ایسا خیال کیا گیا ہے کہ قومِ غلزی انگریزوں کی طرف ہو جاوے گی۔ 15 تاریخ ماہِ گزشتہ کو انھوں نے جنرل سیل پر حملہ کیا لیکن صاحب ممدوح نے انھیں شکستِ فاش دی اور ہٹا دیا اور اگرچہ بیسویں تاریخ کو خبر ایک اور حملہ کی تھی لیکن صاحبِ موصوف نے کچھ خوف نہ کیا کیونکہ انھوں نے شہر پر قبضہ کر لیا تھا اور غلبہ بہت رکھتے تھے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سرانجام ضروریات پشاور سے بھی پہنچ گیا ہے۔ سچ خبر سر الکزینڈر برنس صاحب کے مارے جانے کی لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کے کمپو میں پہنچی ہے اور مشہور ہے کہ لفٹنٹ ریٹری صاحب پولیٹیکل ایجنٹ ترکستان بھی مارے گئے ہیں۔ ایک گروہ قزلباشوں کے نے مورچہ بندی کئے ہوئے کمپو پر بھی حملہ کیا تھا لیکن اینڈرسن صاحب کے سواروں نے مکرر متواتر انہیں شکستیں دیں اور پانچویں رجمنٹ سواروں کی نے انہیں تہِ تیغ کیا۔

چین

ایک جہاز مقامِ مکاؤ سے بیسویں ستمبر کو چلا ہوا آیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مقامِ اموائ کو بے شک و شبہ سپاہ انگریزی نے فتح کر لیا ہرچند چینیوں نے اپنی دانست میں بیچ استحکام مقام مذکور کے محنت اور مشقت کی تھی لیکن وہ جلد مسخر ہو گیا اور زیادہ آٹھ سو توپوں اور بڑے بڑے ذخیروں میگزین اور سامانِ جنگ کو ان کے سپاہ انگریزی نے

غائب کر دیا فوجِ انگریزی میں سے کل دو آدمی مارے گئے قوم منڈارن جو کہ سرکردگی اپنے حاکم کے لڑنے کو آئی تھی بہ موجب اپنے قدیمی قاعدہ کے سب سے پہلے میدان جنگ سے بھاگ گئے مگر بعضے سپاہی چینیوں کے خوب لڑے اور توپیں سرکرتے رہے آخر کار سپاہِ نصرت پناہ نے ان کے عقب سے باڑیں ماریں اور انھیں سب کو مار ڈالا۔ فوج انگریزی بعد منہدم کرنے قلعوں امواء کے طرف شمال کے بڑھی اور میجر جان اسٹون اور چھ سو سپاہی رجمنٹ انگریزی اور رجمنٹ 18 پیادوں ہندوستانی کو مع چند گولہ اندازوں توپخانہ مدراس کے [ص 3 کالم 1] تفنگ و توپیں چھوڑ گئے تاکہ باعانت جہازوں ڈروئد اور پائی لیڈس کے مقام امواء میں چینیوں کا پھر دخل نہ ہونے دیں۔ کہتے ہیں کہ بیڑہ جہازوں کا طرف شمال کے گیا ہے اور جزیرہ چوزان سے سو میل انگریزی کے فاصلہ پر ہے اور اسی سبب ایسا ثابت ہوتا ہے کہ افواہ فتح ہونے جزیرۂ چوزان اور ننگ پو کی سچ ہوگی اور یہ بھی سنا جاتا ہے کہ افواج انگریزی جاڑے کے موسم میں تو امواء اور چوزان میں رہے گی لیکن ماہ مارچ میں طرف پکن دارالخلافہ چین کے روانہ ہوگی۔ اس جہازی اور خشکی کی سپاہ کی سرداری میں سر ولیم پارکر اور سر ہیف گف تھے۔

سندھ

اس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ میجر اوٹریم صاحب 14 تاریخ اکتوبر کو ہمراہی کرنیل انگلینڈ صاحب اور بقیہ رجمنٹ 41 اور دو کمپنیوں اکیسویں رجمنٹ پیادگان ہندوستان کے مقام سٹریخی جور پن پہنچے اور خبر تھی کہ دادر میں پہنچے گے۔ دو کمپنیاں رجمنٹ ملکہ کی جن کو کہ حکم روانگی سندھ کا تھا وہ 23 تاریخ اکتوبر کو حیدر آباد میں تھیں اور خبر تھی کہ ابتدائے نومبر میں سکھر میں پہنچے گی وہ نو آدمی جن پر کہ قتل کا الزام گراس کٹوں کے تھا ان پر جرم ثابت ہوا ہے سو یقین ہے کہ ان سے قصاص لیا جاوے گا۔ توپخانہ بنگال کا 28 تاریخ اکتوبر کو از راہِ بھاگ سکھر کو جاوے گا۔ امیر خیر پور بھی سدِّ راہ ہوتا ہے اس لیے کہ اسے شامل ہونے سے شکار پور کے کچھ رنج پہنچا ہے لیکن میر رستم خان اسے حسنِ اخلاق سے پیش آتا ہے جو کہ اس نے بروقت پہلے دفعہ جانے سر الکو ینڈر برنس کے ظاہر کئے تھے سنا جاتا ہے کہ مقام بگی خانِ قلات کو دی گئی ہے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک بیگم بیگمات شاہ شجاع الملک میں سے جو کہ بہن یا بیٹی دوست محمد خان کی ہے وہ بھی سرکشوں کی مدد ہے۔

دہلی

3 / تاریخ کو بتقریب عرس سلطان جیو صاحب کے بڑا میلا سلطان نظام الدین میں ہوا حضور والا بھی حسب معمول ساتھ تزک واحتشام معمولی کے گئے گھڑی سواری سنا گیا کہ سمپسن صاحب کا اسباب جس کا چوری کا حال سابق لکھا گیا تھا اہالیِ پولس پر صاحب مجسٹریٹ کی بہت تاکید تھی سو کچھ اسباب نکلا اس طرح پر کہ چور از خود ڈال گئے باہر شہر کے گرد پیش کوٹھی صاحب مجسٹریٹ کے کہتے ہیں کہ اہالی پولس کی اس میں بہت کوشش عمل میں آئی۔

اس ہفتہ میں ایک جوہری ریشم والا کی برات بڑی دھوم سے ہوئی ہر چند ہنود میں آرایش وغیرہ کا بہت تجمل ہوتا ہے لیکن اس کے ہاں چار چیزیں زیادہ ایجاد کی تھیں جو کسی کے ہاں اس شہر میں آج تک نہیں ہوئیں اس سبب سے تمام رئیس امیر وغریب شہر کے واسطے دیکھنے کے گئے تھے ایک میلہ بڑی دھوم کا ہو گیا تھا کہتے ہیں کہ عید کا بھی اتنا ہجوم نہیں ہوتا۔ اشیائے ذیل جو سوائے معمولی تجمل کے جدید تھیں یہ ہیں جھرنہ لکڑی کا نقل جھرنہ قطب صاحب کی مع تمام بارہ دریوں وغیرہ کے نقارخانہ نقل تخت طاؤس کی نقل کوٹھی مارکین صاحب جو لکھنؤ میں ہے نقل سواری نواب گورنر جنرل صاحب مع سواران و پیادگان جو قواعد کرتے جاتے تھے۔

[ص3 کالم2]

بندوبست

یکم اور دویم اور سویم ماہِ حال کو برڈ صاحب بہادر سینئر ممبر صدر بورڈ کا اجلاس درباب بندوبست پرگنہ جنوب خاص دہلی کے صاحب کلکٹر بہادر کے گھر پر رہا صاحب بندوبستِ پانی پت بھی حاضر تھے ہر چند سال گزشتہ میں انھیں ممبر کے اجلاس میں بہت جدوکد سے بمواجہ مسٹر گرانٹ صاحب کلکٹر اور جے ایچ ٹیلر صاحب مہتمم بندوبست خاص دہلی کے بہت تحقیقات حال ہو کر منظوری اس بندوبست کی سن گئی تھی لیکن اب بسبب ضروری غور نسبت بعضے دیہات کے جن کا حال بعد بندوبست بسبب باقی وغیرہ کے زیادہ تر کھلا پھر کر دیہہ وار دیکھا گیا سنا گیا کہ قریب آٹھ نو ہزار روپیہ کے تخفیف نسبت دیہات بارانی وغیرہ کے ہو جاوے اور 4 تاریخ کو حال دیہاتِ پرگنہ شمال بھی دیکھا گیا کچھ تخفیف اغلب ہے کہ ان میں بھی ہوئی صاحب مہتمم بندوبست گوڑ گانوہ بھی اپنے علاقہ کے کاغذ لے کے دہلی میں آئے تھے انھوں نے خود پیش کیا سو منظور ہوا۔

خط صاحب مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہٗ

درباب علم جو خط تمہارے پرچہٗ اخبار میں دیکھا گیا فی الواقع رائے ان صاحبوں کی اور کارسپانڈنٹ کی جو متضمن تجویز ترجمہ ہونے کتب انگریزی کی اردو میں ہے بہت درست معلوم ہوتی ہے یہاں کے لوگوں نے بھی جو علوم و فنون سے رغبت رکھتے ہیں اتفاق اپنی رائے کا ظاہر کیا اور میری بھی یہی رائے ہے اور میں یقین کرتا ہوں کہ اگر درس مدرسوں میں بھی اِسی طور پر جاری ہوگا تو بہت ترقی مدرسوں کی بھی ظاہر ہوگی۔ میں نے جو دیکھا تو اب لڑکے بہت کم آتے ہیں کالج میں جب سے کہ تنخواہ سب لڑکوں کی نہیں مقرر ہوئی اور صرف چند اسکالر ہوتے ہیں۔ بلکہ میں خیال کرتا ہوں کہ سوائے ان کتابوں علوم وفنون کے کام کچہریوں کا بھی اگر طالب علموں کو مثل تحریرِ اظہارات پروانہ روبکاری وغیرہ بھی سکھلایا جاوے تو بہت بہتر ہووے کس واسطے کہ باوجودے کہ مدرسہ کے طالب علم باوصفی کہ کچہری والوں سے علم میں بدرجہا زائد ہوتے ہیں لیکن چونکہ کار کچہری سے ناواقف ہوتے ہیں تو اول نظر میں حاکموں کے نزدیک بھی ناواقف تصور کیے جاتے ہیں اور عہدۂ جلیل نہیں پاتے اور جب کہ تنخواہ بھی مدرسوں میں

نہیں اور کچہریوں میں نوکری بھی نہیں ہوتی اور اکثر لوگ مفلس محتاج ہیں تو کس امید پر کہاں سے کھا کر تحصیلِ علم کریں اس صورت میں بہت مناسب ہے کہ مدرسہ میں تحریراتِ کاغذات کچہری بھی سکھلایا جاوے اور صاحبان کچہری بھی ان کے غور ملحوظ رکھیں تو بیشک ترقی علوم زیادہ تر متصور ہے الراقم محمد ہادی۔

علی گڑھ

صاحب والا مناقب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر آگرہ مع اپنے لشکر 25 تاریخ ماہِ گزشتہ کو از راہِ علی گڑھ آگرہ کو روانہ ہوئے ایک بڑا گروہ سپاہیوں کا واسطے بھرتی رجمنٹ گوروں اور بفس اور نویں رجمنٹ ملکہ کے 24 تاریخ ماہِ مذکور کو علی گڑھ میں پہنچا اور 27 تاریخ کو (کذا)

پولیس

[ص 4 کالم 1]

نقلِ صاحب سلطان الاخبار بموجب ارقام صاحب زبدۃ الاخبار درباب آئین تراشی تھانہ داروں کے نقل مجلس ہو رہی ہے وہ لکھتا ہے کہ تھانہ دارانِ مملکت انگریزی علی الخصوص داروغگانِ 24 پرگنہ نے قوانین اپنی طرف سے تراشے ہیں یعنی انواع واقسام کی اذیت رعیت کو دیتے ہیں اور برخلاف قوانین کونسل کے عمل میں لاتے ہیں تفصیل اس کی بہت طول طویل لکھی ہے خلاصہ یہ کہ جہاں کہیں نقب یا چوری ہوتی ہے تو صاحب مال مسروقہ مجبور کیا جاتا ہے واسطے اخفائے واردات کے یعنی اس کو خوف دلایا جاتا ہے کہ درصورتِ اظہار کے مبتلائے بلائے عظیم اور بے عزت کیا جاوے گا اور جو کوئی کہنا نہیں مانتا تو برا بھلا سنتا ہے قید سے ڈرایا جاتا ہے بلکہ وہ خود متہم کیا جاتا ہے کہ خود نقب تو نے دی ہے اور اس علّت سے قابل چالان وسزا ہے حتیٰ کہ اس سے اور ہمسایوں سے اس کے اِس دھمکی سے روپیہ لیتے ہیں یہاں تک اب نوبت ہے کہ لوگ اس ڈر کے مارے زبان پر حرف چوری کا نہیں لاتے اور حکام کچھ انتظام نہیں کرتے۔ اور صاحب سلطان الاخبار چاہتا ہے کہ سب وقائع نگار دیار وامصار کے حال تھانہ داروں کا لکھیں کہ وہاں کے تھانہ دار بھی اِس قسم کے قانون تراشتے ہیں یا مخصوص یہ حال بنگالہ ہی میں ہے صاحب زبدۃ الاخبار اپنے ہاں لکھتے ہیں کہ میں نے بنگال بھی دیکھا اور ہندوستان بھی دیکھا تھانہ دارانِ ہندوستانی اس قدر جور و تعدی نہیں کرتے جیسا کہ تھانہ دارِ بنگال ہر فرد ہے اور نہایت بدی سے انھیں یاد کیا حقیقت میں یہ ہے کہ بہ مقتضائے قول شاعر فارس نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد خدا پنج انگشت یکساں نکرد حکم قطعی بالکلیہ تو ہرگز کہنا نہیں چاہیے خدا کی خدائی معمور ہے سب جگہ سب قسم کے لوگ ہوتے ہیں اکثر ناخداترس اور بعضے خداترس اور انواع واقسام کی حالتیں تجربہ روزمرہ کا ظاہر کرتا ہے بقول شاعر مذکور ہر گلی را رنگ و بوئے دیگر است بعضے اس قسم کے ہیں کہ نقب کو کندیدگی کتے اور چوہے اور گھونس کی ظاہر کر کے چوری چھپاتے ہیں بعضے خانگی چوری بتلاتے ہیں بعضے اِدھر اُدھر کے ساکنین کو مجرم ٹھہرادیتے ہیں بعضے بدمعاشوں پر خواہ مخواہ مدعا پہنچا دیتے ہیں لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ وہاں عدم

واردات حسنِ انتظام اہالی پولیس کا زیادہ تر گنا جاتا ہے جو وہ لوگ اس میں کوشش کرتے ہیں کہ صرف مدعی ہی کے پیچھے لپٹ پڑتے ہیں جیسا کہ سلطان الاخبار سے ظاہر ہوتا ہے اس طرف نام گرفتاری مجرمان میں کوشش زیادہ سنی جاتی ہے اور انواع واقسام کی صورتوں سے گرفتاری مجرمانِ اقراری اکثر سنی جاتی ہے اور بعضے افسران پولس کی خاصیت یہ ہے کہ سال مسروقہ کے بدلے کوئی چیز ہم شکل اس میں کی کسی کے گھر میں ڈال دی اور اس گھر والے کو جا پکڑا اگر وہ مال دار ہوا تو اپنا کام کیا چیز کو مدعی سے انکار کرا دیا کہ یہ اس کی نہیں تھی اور جو وہ غریب مفلس ہوا تو مدعی کو دم دیا کہ اس چیز کو اپنا کہہ دو تو سارا اسباب نکلے گا اور اس غریب کو گرفتار کر لیا سرکار میں سرخ روئی ظاہر کی کہ مجرم مع مدعا کے گرفتار لائے اس کے بدلے میں موردِ تحسین و آفریں حکام سے ہوئے اور سچ ہے کہ حکام کی بلا جانے وہ غیب دان نہیں جو جانیں کہ اصل قول فعل [ص 4 کالم 2] اس افسر کے کیا ہیں اور علاوہ اس کے مشہور ہے کہ حکام کے کان ہوتے ہیں وہ کیا جانیں۔ ترتیب مقدمہ سے جو صورت ظاہر ہوئی ویسا انھوں نے جانا اور علاوہ اس کے بیش تر افسرانِ پولیس کا جو ایک قسم کے دو فنون ہیں ایک اور طریقہ ہے کہ بسبب حکومت کے ان سے خوب بن آتا ہے وہ یہ ہے کہ عزت دارانِ شہر سے یا اور عوام سے جو کہ حاکم پاس پہنچ سکتے ہیں بے غرضانہ کہوا دیا کہ فلانا افسر بہت خوب ہے فلانی واردات جو واقع ہوئے نفس الامر میں حال اس کا یوں ہے فلانے افسر نے اس میں یوں کوشش کی یوں دیانت کی لیکن لوگ اس دیانت کے سبب سے اس کے مخالف ہو گئے غرض انواع واقسام کی بھلائی کی اور دیانت کی بات حاکم کے کان تک پہنچا دی پھر حاکم اسے کیا کرے جب رئیس اور معزز اور عوام سے ایک بات سنے تو اسے کیوں کر جھوٹ جانے پھر اگر کوئی مظلوم کیسی ہی طرح سے شکایت بیان کرے تو وہ صاحب الغرض کہلاوے اور اس کا کہنا کب اثر کرے۔ غرض سوائے اس کے طرح طرح کے جوڑ توڑ عمل میں آتے ہیں پھر حکام کیا کریں ہاں حکام کو لازم ہے کہ مدعی اور مدعا علیہ سے گواہوں سے انکشاف حالات بطور خود خفیہ طور پر بھی عمل میں لاویں اور تنہا ہر ایک غریب و مالدار کی سنیں اور تحقیقات مقدمہ میں تحریراتِ مصنوعی اہالیِ پولیس کو اوّل لا شے محض سمجھ کر خود حتی الوسع پیروی مقدمہ کریں اور کسی افسر کے حق میں کہنا رئیس وامیر کا وحیِ آسمانی نہ سمجھیں جب ان حضرات کی غلط اندازی سے محفوظ رہیں اور کچھ مظلوم اپنی داد کو پہنچیں لیکن یہ امر بہت مشکل ہے اتنا دل و دماغ ہر ایک حاکم کو کہاں اور سچ ہے کہ اگر ہر ایک مقدمہ میں اس قدر پیروی ہو تو کام کیوں کر چلے لیکن یہ بھی ہے کہ اگر دو چار مقدموں میں اس طرح کی کوشش ہو کر دو چار افسروں کو حاکم سزا بھی دے دیں تو پھر سب کو کچھ عبرت ہو جاوے۔

عرب

واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں پھر درمیان عربوں اور فرانسیسیوں الجرس کے بہت لڑائی ہوئی عربوں نے قریب تر الجرس کے جا کر لڑائی مانگی فرانسیس بھی میدان میں نکل آئے اور لڑائی شروع کی دیر تک ہنگامہ لڑائی کا گرم رہا

فرانسیسیوں میں سے بہت سے آدمی مارے گئے اور عربوں سے پانچ سو آدمی تہ تیغ ہوئے شام کے وقت لڑائی موقوف ہوگئی اور دونوں لشکر اپنے اپنے مقام پر ہٹ گئے رات کو افسرانِ فوجِ فرانس نے پیغام صلح کا بھیجا عربوں نے قبول نہیں کیا دوسرے دن پھر لڑائی ہوئی مگر معلوم نہیں کہ آخر کو کون غالب رہا۔

واضح ہو کہ سردار سپاہِ عرب کا سید عبدالقادر ہے جو کہ پہلے حاکم جزیرۂ الجیرس کا تھا مگر فرانسیسیوں نے جزیرہ مذکور اس سے چھین لیا ہے چنانچہ لڑائی فرانسیسیوں اور سیّد عبدالقادر کی مدت سے چلی آتی ہے اور یقین ہے کہ جب تک اس کا ملک اس کے ہاتھ نہ آوے گا تب تک وہ لڑائی سے باز نہ آوے گا ہر سال دو تین دفعہ لڑائی درمیان سیدِ موصوف اور فرانسیسیوں کے لڑائی ہو جاتی ہے۔

باہتمام پنڈت موتی لال پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

COPYRIGHT